رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
"الفضل"
قادیان

شرح چندہ
پیشگی

سالانہ عہ
ششماہی ۸عہ
سہ ماہی ۱۲ ہے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸عہ

جلد ۲۴ | مورخہ ۳۰ رمضان سنہ ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج پھر ناساز ہے۔ سر میں چکر آتے ہیں۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے بارگاہ رب العزت میں خلوص دل سے دعا فرمائیں ؛

خانصاحب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری ناظر امور عامہ سلسلہ کے بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں ؛

آج عید کا چاند نہیں ہوا۔ اور نہ کہیں باہر سے کوئی اطلاع پہونچی ہے ؛

رمضان المبارک کے درسِ قرآن مجید کے اختتام پر

مسجد اقصیٰ میں دعاء

قادیان ۱۴ دسمبر۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں مسجد اقصےٰ میں قرآن شریف کا روزانہ جو درس ہوتا رہا ہے وُہ آج ختم ہوا۔ اور بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب معمول آخری تین سورتوں یعنی سورۂ اخلاص اور معوذتین کا برعایت وقت درس دیتے ہوئے ان سورتوں کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی۔ اگرچہ حضور کی طبیعت ناساز تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص الطاف کے ماتحت حضور نے ان تینوں سورتوں کی اجمالی رنگ میں اچھوتی تفسیر فرمائی۔ اور یہ ثابت فرمایا۔ کہ درحقیقت ان تین سورتوں میں وُہی مضامین دُہرائے گئے ہیں۔ جو آغاز قرآن مجید یعنی سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ اور اس طرح قرآن مجید کا آغاز اور اختتام سورۂ فاتحہ پر ہی ہوا ؛

درس کے اختتام پر حضور نے اُن اصحاب کے نام سُنائے جنہوں نے بذریعہ تار یا فون حضور کی خدمت میں درخواستِ دعا کی تھی۔ پھر یہ فرماتے ہوئے کہ مبلغین سلسلہ اور بیرونی جماعتوں کو خصوصیت سے اپنی دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔ حضور محراب مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور مردوں عورتوں اور بچوں کے ایک بہت بڑے مجمع سمیت لمبی دُعا فرمائی۔ جو افطاری کے وقت تک جاری رہی۔ اس مبارک تقریب میں گرد و نواح کے احمدی احباب اور بیرونی اصحاب کی ایک کثیر تعداد بھی شامل ہوئی ؛

وصیتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۴۴۵:- منکہ ستارہ بیگم زوجہ چوہدری محمد منصف خان احمدی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سڑوعہ ڈاکخانہ خاص سڑوعہ ضلع ہوشیارپور صوبہ پنجاب تحصیل گڑھ شنکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ر نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں مندرجہ ذیل اپنی کل جائداد کی فی الحال ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

۱- مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب ہے۔

۲- طلائی زیور دو تولہ جس کی قیمت مبلغ ستر ۷۰/- روپیہ ہے۔ کل میزان ۷۰/- ۱۰۷۰ روپے از ذیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن عالیہ احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ یا آئندہ ثابت یا حاصل ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن عالیہ احمدیہ قادیان ہوگی۔ مورخہ ۱۱/۱۶/۳۶

العبد:- ستارہ بیگم موصیہ

گواہ شد:- چوہدری محمد منصف خان احمدی خاوند موصیہ حال اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سانپلہ ضلع رہتک۔ گواہ شد:- چوہدری عبدالرحمٰن خان احمدی ولد چوہدری قائم بخش صاحب مرحوم سڑوعہ برادر خورد چوہدری محمد منصف خان احمدی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سانپلہ حال ملازم پولیس رہتک

نمبر ۶۴۴۷:- منکہ عبدالرحمٰن یحییٰ ولد مولوی محمد تقی صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنور۔ ڈاکخانہ سنور تحصیل پٹیالہ ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان خام قیمت اندازاً ۵۰ روپے رقبہ ۴۱ ۱/۲ مربع گز) واقعہ محلہ تھہوال سنور ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۴۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو وہ حصہ وصیت سے منہا کردی جائے گی۔

لہٰذا یہ چند حروف بطور آخری وصیت تحریر ہیں تاکہ سند رہے۔ فقط مورخہ ۳۰ر ستمبر۔ العبد:- عبدالرحمٰن یحییٰ ولد مولوی محمد تقی صاحب احمدی سنور ریاست پٹیالہ حال کلرک محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد:- (چوہدری) فتح محمد سیال (صاحب) ایم-اے، کیمپ محمود آباد سندھ

گواہ شد:- گل محمد مینیجر محمود آباد سندھ۔

نمبر ۶۴۴۳:- منکہ حسن اختر بانو زوجہ خان بہادر ابوالہاشم خان قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۱۰ء ساکن ڈھاکہ تحصیل ڈھاکہ ضلع ڈھاکہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد منقولہ حسب ذیل موجود ہے۔

۱- مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند خان بہادر ابوالہاشم خان صاحب کے ذمہ ہے

۲- زیور کل چھ تولہ سونا جس کی قیمت اس وقت قریباً دو سو روپیہ اندازاً ہوگی

۳- اس وقت سولہ روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتا ہے۔ اس کے سوا میری کوئی اور آمدنی نہیں ہے۔

۴- اسی سولہ روپیہ جیب خرچ میں سے تازیست ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتی رہوں گی۔

۵- میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۶- اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۳۶ء

العبد:- حسن اختر بانو بقلم خود ۱۲/۱۱/۳۶۔ گواہ شد:- ابوالہاشم خان چوہدری خاوند موصیہ۔ گواہ شد: عبدالرحمٰن خان ۱۲/۱۱/۳۶ گواہ شد: سید اعجاز احمد مولوی فاضل

تحفۃ الندوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تصنیف نہایت دیدہ زیب طباعت و کتابت کے ساتھ چھپکر تیار ہوگئی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفۃ اول اور حضرت خلیفہ ثانی علیہم السلام کے مبارک فوٹو ٹائٹل پیج کے اندر دیئے گئے ہیں۔ قیمت دو پیسے فی کاپی ہے احباب تعلیم یافتہ طبقہ میں کثرت سے شائع کریں۔

ابوالفضل محمود۔ قادیان

شادی ہوگئی ہے آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ **مفرح یاقوتی** یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے اس کو آج ہی استعمال کرکے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھالیجئے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سن کر نہ گھبرا لیجئے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر۔ تریاقی۔ مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر۔ موتی۔ کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران۔ ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب۔ انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس۔ مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوا یہی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روسا امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے۔

مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفردات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

دہلی ہاؤس قادیان نئے سائیکل بجلی کے پنکھوں اور ہر قسم کی مرمت کے لئے قادیان میں سب سے پہلی اور مشہور فرم ہے۔ **محمد اسمٰعیل صدیقی پروپرائٹر**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ہومیوپیتھک کتب کے وسیع مطالعہ کے بعد ہومیوپیتھک علاج کے متعلق میرا شوق اتنا بڑھ گیا۔ کہ میں اس علاج کو بہترین ذریعہ خدمتِ خلق کا سمجھنے لگا۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے کشتہ جات اور انجکشن کے بداثرات۔ اپریشن کڑوی کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ تحریک جدید میں ایک آنہ داخل کیجئے۔ اور مفت مشورہ لیجئے۔

ایم۔ ایچ احمدی چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت کرنا۔ نئی عمارت کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا۔ یا نگرانی کا بندوبست کرانا پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور آبپاشی کے لئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ مینیجر جنرل سروس کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

خاکسار:۔ مرزا منصور احمد مینیجر کمپنی ہذا

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماروں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ تپ۔ ہچکی۔ دردسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نورِ نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ **ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور** سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اسکی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔ والسلام

خدمت اسلام کا ایک طریق

آپ انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ممبر بن جائیں۔ آپ کو ماہوار ہیںڈ ٹریکٹ عیسائیت اور ویدک دھرم کے متعلق ملتے رہیں گے۔ خود پڑھیں۔ دوسروں میں تقسیم کریں۔ چندہ سالانہ اڑھائی روپے پیشگی ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل ٹریکٹ و رسالے برائے فروخت موجود ہیں۔

نبراس المومنین۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سو چیدہ چیدہ احادیث کا مفید مجموعہ مع ترجمہ اردو۔ قیمت فی نسخہ ۱۰/ ایک روپیہ کے بارہ علاوہ محصولڈاک

"وہی ہمارا کرشن" لطیف ترین ٹریکٹ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے رقم فرمایا ہے۔ اردو فی سینکڑہ ۱۴/ ہندی فی سینکڑہ ۱۲/ مع محصولڈاک

ٹریکٹ الوہیت مسیح کی تردید میں ہینڈ بل "انجیلی دلائل" فی سینکڑہ ۱۴/ مع محصولڈاک

خاکسار:۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام۔ قادیان

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کے خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ **عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان**

سونا ٹے سو روپیہ تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانچسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھدو۔ پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سنار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے۔ کسب کی نظران پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ و روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں تین روپے۔ تین سٹ پر ایک سٹ انعام۔ محصولڈاک ۸/ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو رڑکی۔ (یو۔پی)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۳؍دسمبر۔ ملکہ میری نے انگلستان اور ایمپائر کے نام جو پیغام بھیجا اس میں انہوں نے کہا۔ اس اضطراب کے وقت عوام الناس کی ہمدردی میرے شامل حال رہی ہے۔ لہذا میں اس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ عوام الناس کی محبت اور ہمدردی جو ایک سال سے کم عرصہ پہلے بھی میری مصیبت کے وقت میرے لئے موجب تسلی ہوئی تھی۔ دوبارہ میرے اطمینان کا باعث بن رہی ہے جس وقت مجھے اس امر کا خیال آتا ہے۔ کہ میرے فرزند نے سلطنت کے کاروبار کی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کو اپنا فرض خیال کیا ہے۔ اور وہ سلطنت جو بڑا امید مسرت کے ساتھ شروع ہوئی تھی دفعتاً ختم ہوگئی ہے۔ آپ بخوبی محسوس کر سکتے ہیں۔ کہ ماں کا دل محبت مادری کی شدت کی وجہ سے کس طرح پسیجتا ہوگا۔ میں اس کے بھائی کو جسے حالات و کوائف کے پیش نظر اس کی جگہ بادشاہت کا چارج لینے کی غرض سے دفعتاً بلا لیا گیا ہے۔ آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں۔ میری آپ سے التماس ہے کہ اسے بھی اسی طرح محترم خیال کریں جس طرح آپ نے میرے شوہر کو محبوب خیال کیا تھا اسی طرح میں اپنی عزیزہ بہو جو اب ملکہ بنے گی آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں۔ میری دعا ہے کہ اسے بھی آپ لوگوں کی طرف سے وہی محبت احترام اور عزت حاصل ہو جس سے ۲۶ سال تک میں ممتاز رہی ہوں۔ مجھے اس امر کا بخوبی احساس ہے۔ کہ آپ لوگوں نے ابھی سے اس کے بچوں کا احترام شروع کر دیا ہے میری دلی دعا ہے۔ کہ موجودہ مشکلات کے باوجود ہمارے ملک اور ایمپائر کا اتحاد بدستور قائم رہے۔

ٹوکیو ۱۳؍دسمبر۔ نانکنگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک لاکھ سپاہیوں پر مشتمل فوج نے حکومت نانکنگ کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ باغی افواج نے جرنیل چیانگ کے شک صدر اگزیکٹو کونسل کو روک لیا ہے۔ باغی لیڈروں میں وزیر اعظم کا بیٹا بھی شامل ہے۔ اور انہوں نے شہر سیانفو کو اپنا فوجی مرکز بنا رکھا ہے۔ باغی لیڈروں نے حکومت نانکن سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ڈکٹیٹرشپ کا خاتمہ کر دیا جائے اور جاپان کے خلاف فوراً جنگ کا اعلان کر دیا جائے۔ اور مانچوریا کو جاپان کے قبضہ سے چھڑانے کی سعی کی جائے باغی سپاہی یا تو اشتراکی ہیں۔ یا اشتراکیت کے حامی ہیں۔ ان کا مطالبہ یہ بھی ہے کہ جاپان کے خلاف روس سے معاہدہ کیا جائے حکومت چین کے سرکردہ افسر کانفرنس کر کے سیانفو میں پیدا شدہ صورت حالات پر غور کر رہے ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے باغی جرنیل کو یہ جواب دیا ہے کہ پہلے مارشل چیانگ کے شک کو رہا کیا جائے۔ بعد میں اس کے مطالبات پر غور کیا جائے گا

جموں ۱۳؍دسمبر۔ سر برجور دلال سپیشل منسٹر ریاست جموں و کشمیر چند روز نمونیا میں مبتلا رہ کر آج فوت ہوگئے۔

مدراس ۱۳؍دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک سو کے قریب کانگرسی رضاکار جو کانگرسی علم اٹھائے ہوئے پلانگور جا رہے تھے۔ آج انہیں سپرنٹنڈنٹ پولیس نے زیر دفعہ ۱۵۱ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا۔ پولیس کو خطرہ تھا۔ کہ شہر میں کانگرسی رضاکاروں کی موجودگی سے امن عامہ میں خلل واقعہ ہوگا

بنارس ۱۳؍دسمبر۔ پنڈت مالویہ عنقریب سارے ملک میں انتخابی مہم کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ فیض پور کانگرس میں بھی شریک ہوں گے۔

بولون ۱۳؍دسمبر۔ سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم جہاز سے بولون اترے۔ اور ۸½ بجے شام سپیشل ایکسپریس میں سوار ہو گئے۔ یہ گاڑی انزبروک کو جائے گی لیکن یہ معلوم نہیں۔ کہ ان کی منزل مقصود کیا ہے۔

لنڈن ۱۳؍دسمبر کل شمالی آئرلینڈ سے بارک شائر کی طرف ایئر فورس کے سات جہازوں کا ایک بیڑا اکھر کے درمیان روانہ ہوا۔ ایک جہاز ہبڈن برج یارکس شائر کے نزدیک گر گیا اور اسے آگ لگ گئی۔ تین مسافر ہلاک ہوگئے اور ہوا باز مجروح ہوگیا۔ پانچ اور طیارے مختلف مقامات پر پہنچے آ رہے۔ ان میں سے دو کو نقصان پہنچا مگر مسافروں کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔ صرف ایک طیارہ صحیح سلامت اپنی منزل مقصود پر پہنچا۔

کلکتہ ۱۳؍دسمبر۔ اتوار کی صبح کو ہوڑہ سٹیشن پر پہنچنے والی ڈاک گاڑی کے ڈاک کے ڈبہ میں جو آگ لگ گئی تھی۔ اس کے نتیجہ میں عام لوگوں کا کوئی خط یا پارسل کلکتہ نہیں پہنچا۔ گورنر بنگال اور آسام اور چیف کمشنر پورٹ بلیئر کی ڈاک محفوظ رہی ہے۔ آتش زدگی کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں کی جا سکی

لنڈن ۱۳؍دسمبر "ٹائمز" کا پارلیمنٹری نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اگلے ہفتہ دارالعوام میں سوالات پوچھے جائیں گے کہ آیا سابق شاہ ایڈورڈ کی طرف سے تقریر براڈکاسٹ کئے جانے سے پیشتر وزیر اعظم یا دیگر وزراء سے مشورہ لے لیا گیا تھا۔ یا نہیں۔ ارکان یہ دریافت کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ کہ کیا براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے وزراء کی رضامندی سے اپنے پروگرام کو مختصر کرتے ہوئے سابق بادشاہ کے پیغام کے بعد براہ راست تمام سٹیشنوں کو بند کر دیا تھا۔

لنڈن ۱۳؍دسمبر۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے سابق بادشاہ کے گذران کا کیا انتظام کیا ہے۔ مگر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بادشاہ کی ذاتی جائداد ان کے گذارہ کے لئے کافی ہے۔ اور انہوں نے اپنا بہت سا روپیہ کاروبار میں لگا رکھا ہے۔ اور اس سے انہیں کافی آمدنی ہوتی ہے۔ اس لئے شاید وہ گورنمنٹ سے کسی قسم کا الاؤنس لینے سے انکار کر دیں

سری نگر ۱۳؍دسمبر۔ پیر پنجال پہاڑ پر زبردست برف باری ہوئی ہے۔ جس سے بانہال کا راستہ بند ہوگیا ہے۔

ٹوکیو ۱۳؍دسمبر۔ آخری اطلاع مظہر ہے کہ سیانفو کے مقام پر باغیوں اور وفادار لشکر میں معرکہ خیز لڑائی شروع ہوگئی ہے

جاپانی افسروں کا خیال ہے کہ اگر سیانفو میں بغاوت کی اطلاعات درست ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ چین اور جاپان کے تعلقات نہایت نازک مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں

وارسا ۱۳؍دسمبر اخبار "ڈیلی ایکسپریس" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت روس نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ روس میں جو جرمن افسر سازش کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ انہیں گولی سے اڑا دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ جن جرمن افسروں کو گولی سے اڑانے کا حکم ہوا ہے ان کی تعداد ۱۶ ہے۔ حکومت جرمنی روس کے اس فیصلہ کو ناقابل برداشت سمجھتی ہے۔ اور تمام ملک میں اس کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

کلکتہ ۱۳؍دسمبر۔ کلکتہ کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس نے فیض پور کانگرس میں شامل ہونے کے لئے حکومت سے اجازت طلب کی تھی۔ مگر حکومت نے انہیں اجازت نہیں دی۔

ہری پور (ہزارہ) ۱۳؍دسمبر یہاں گذشتہ شام ایک دکان میں آگ لگ گئی اور وہاں سے دوسری دکانوں میں بھی پھیل گئی۔ قریباً ۶ ہزار روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) عراق میں زبردست بارشوں کے باعث تمام ملک میں سیلاب آ گیا ہے اور وسیع رقبہ جات جھیلوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ دریائے دجلہ میں سخت طغیانی آ گئی۔ متعدد دیہات زیر آب ہوگئے ہیں۔ اور بیسیوں مکان منہدم ہوگئے ہیں ایک گاؤں میں پندرہ اشخاص ہلاک ہوگئے ہیں

امرتسر ۱۳؍دسمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے سے ۳ روپے ۴ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے۔ کپاس ۵ روپے ۱۴ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی۔ چاندی دیسی ۵۳ روپے ململ ۲۷۶ (۲۰ گز) ۳ روپے ۱۵ آنے۔ ململ ۹۲۶ (۱۲ گز) ۴ روپے ململ ۲۶ ۲ باڈ روپے ۴ آنے ہے۔

لنڈن ۱۳؍دسمبر رائیٹر کی اطلاع ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر سابق شاہ ایڈورڈ آسٹریا پہنچ گئے ہیں اور وہ وی آنا سے تقریباً ۱۵ میل

... انجمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں ٹیلیفون کا افتتاح

سب سے پہلی گفتگو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب سے فرمائی

قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۳۶ء - آج ٹیلیفون کے لگانے کا کام مکمل ہو گیا - اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کا افتتاح فرماتے ہوئے حکومت ہند کی خواہش کے مطابق آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اور کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا سے گفتگو فرمائی :

اس کام کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے محکمہ کے افسران نے جس سرگرمی کا اظہار کیا ہے اس کے لئے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں - مسٹر کپور سب ڈویژنل آفیسر ٹیلیگراف اور مسٹر راڈول ٹیلیفون انجنیئر نے جس تندہی اور عمدگی سے کام کیا ہے اس کے لحاظ سے وہ بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں - ذیل میں احباب کی آگاہی کے لئے ٹیلیفون کے نمبر دیئے جاتے ہیں -

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا دفتر	۲۶	A
" " " مکان	۲۶	B
حضرت نواب محمد علی خان صاحب	۲۱	
ناظر صاحب اعلےٰ	۲۲	
چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب	۲۴	
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوٹھی دارالحمد	۲۵	
دفتر ایڈیٹر الفضل	۹۱	
تعلیم الاسلام ہائی سکول بورڈنگ ہوس	۵ ۰ ٫	
ڈاکخانہ قادیان	۶ ۰ ٫	

ناظر بیت المال کی ایک ضروری گزارش

وہ دوست جو قادیان میں باہر سے تشریف لائیں - تھوڑا بہت وقت نکال کر خاکسار ناظر بیت المال کے ساتھ ضرور ملاقات فرمایا کریں خصوصاً وہ دوست جو مقامی جماعتوں کے عہدہ دار ہوں - تاکہ ان کی معرفت ان کی جماعتوں کے حالات اور ان کی مقامی مشکلات کا علم نظارت کو حاصل ہوتا رہے : خاکسار فرزند علی ناظر بیت المال

کبابیر (حیفہ) میں ایک احمدی کے مکان پر حملہ

کبابیر (حیفہ) سے مولوی محمد سلیم صاحب احمدی مبلغ ایک افسوسناک واقعہ کی اطلاع اپنے خط مورخہ ۲۷ نومبر میں دیتے ہوئے لکھتے ہیں - گذشتہ ہفتہ میں ایک رات ۱۰ - ۱۱ بجے کے درمیان ایک مخلص احمدی نوجوان کے مکان پر کسی نے دستک دی - اور کہا دروازہ کھولو - اس نے نام دریافت کیا - تو دستک دینے والے نے ایک دوسرے احمدی کا نام بتایا - لیکن وہ چونکہ شام کو جا چکے تھے - اس لئے احمدی نوجوان کو یقین ہو گیا - کہ کوئی شریر ہے - اس نے کہا ٹھہرو میں کپڑے پہن لوں - مگر اس دوران میں اس نے جب شیشوں میں سے باہر جھانک کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ چار آدمی بندوقیں لئے دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہے ہیں - اس پر اس نے دروازہ کھولنے کا ارادہ ترک کر دیا - اور جب دروازہ نہ کھلا - تو ایک شخص سیڑھی کی مدد سے برآمدہ میں کود آیا - اور دروازہ توڑنے لگا - اس پر احمدی کی بیوی نے زور سے چلانا شروع کر دیا - شور سن کر کئی احمدی جمع ہو گئے - اور شریر بھاگ گئے - اسی وقت [illegible]

موٹروں کی ضرورت کے متعلق اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم - اے اس دفعہ پنجاب اسمبلی کے لئے حلقہ بٹالہ سے کھڑے ہو رہے ہیں - انتخاب وسط جنوری ۱۹۳۷ء میں ہو گا چونکہ اس وقت پنجاب میں ہر جگہ موٹروں کی ضرورت ہو گی - اس لئے اندیشہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں مقامی طور پر حسب ضرورت موٹریں دستیاب نہ ہو سکیں - لہذا پنجاب میں جہاں جہاں احمدی دوستوں کی موٹر کاریں یا لاریاں پرائیویٹ یا ٹیکسی کی صورت میں موجود ہوں وہ مہربانی کر کے اس اعلان کے دیکھتے ہی مندرجہ ذیل امور کے متعلق مجھے اطلاع دیں -

۱ - ان کے پاس کتنی موٹر کاریں یا لاریاں ہیں :

۲ - آیا یہ کاریں یا لاریاں پرائیویٹ ہیں یا کہ ٹیکسی کے طور پر استعمال ہوتی ہیں :

۳ - پرائیویٹ اور ٹیکسی ہر دو صورتوں میں کیا یہ کاریں یا لاریاں ہمیں چار یا پانچ دن کے لئے وسط جنوری ۱۹۳۷ء میں بٹالہ تحصیل میں کام کرنے کے لئے مل سکیں گی :

۴ - ٹیکسی کی صورت میں کار یا لاری کا روزانہ کرایہ کیا ہو گا :

دوستوں کو چاہیئے کہ اپنی کار یا لاری کے متعلق ان ایام میں کسی اور کے ساتھ وعدہ نہ کریں - جب تک کہ پہلے ہم سے نہ پوچھ لیں - کیونکہ بہر حال یہاں ہماری ضرورت مقدم ہے - البتہ جن حلقوں میں دوسرے احمدی دوست کھڑے ہو رہے ہیں - وہ اپنے حلقے کی کاریں اور لاریاں اپنی ضرورت کے مطابق ریزرو رکھ سکتے ہیں : قائمقام ناظر اعلےٰ

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر کو منعقد ہو گا

احمدی شمولیت کے لئے تیار ہو جائیں

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اخبار الفضل میں سالانہ جلسہ کا جو پروگرام شائع ہوا ہے اس سے احباب کو علم ہو چکا ہو گا - کہ سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالےٰ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر کو منعقد ہو گا - جس میں بزرگان سلسلہ اور مبلغین جماعت کی حاضر الوقت مسائل پر نہایت اہم تقاریر کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی دو تقریریں فرمائیں گے - اس جلسہ میں جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی شامل ہونا نہ صرف ہر احمدی کے ازدیاد معلومات کے لئے ضروری ہے - بلکہ جلسہ سالانہ کے ایام کی برکات اور قادیان کے فیوض کو حاصل کرنے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سے آگاہ ہونے کے لئے بھی بہت ضروری ہے - پس جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو ابھی سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے - اور اپنے ساتھ شریف متلاشیان حق اصحاب کو بھی لانا چاہیئے :

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۳۰ رمضان ۱۳۵۵ھ

مفت ثواب حاصل کرنے کی بہترین تجویز

امانت فنڈ کی تحریک کو کامیاب بنایا جائے

مجلس مشاورت کے جو خاص اجلاس ہیں جو سلسلہ کی مالی مشکلات کو دور کرنے پر غور و فکر کے لئے منعقد ہوا. حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی آخری تقریر میں جہاں یہ فرمایا تھا. کہ "درحقیقت وہ صحیح کوشش جو پیش آمدہ مشکلات کے مقابلہ کے لئے ضروری ہے۔ ابھی تک نہیں کی گئی۔ ورنہ اس قدر بار بڑھنے کی کوئی وجہ نہیں" وہاں صحیح کوشش کرنے کا طریق بیان کرتے ہوئے چند تجاویز پر عمل کرنے کا ارشاد فرمایا تھا. اور ان میں سے سب سے زیادہ تاکید اس تجویز کے متعلق فرمائی تھی۔ کہ جن دوستوں کے پاس روپیہ ہو۔ وہ امانت کے طور پر صدر انجمن میں جمع کرا دیں۔ اور پھر جب ضرورت ہو واپس لے لیں۔ لیکن بیت المال کے ایک اعلان سے جو گزشتہ پرچہ میں درج ہوا ہے۔ یہ معلوم کرکے بے حد حیرت ہوئی کہ اس وقت احباب نے اس تجویز کی طرف بہت کم توجہ فرمائی ہے۔ اور معدودے چند اصحاب نے امانت فنڈ میں تھوڑی تھوڑی رقم بھیجی ہے۔ حالانکہ یہ ایسی تجویز ہے کہ اس سے جہاں صدر انجمن کو بہت کچھ سہولت میسر آسکتی ہے۔ وہاں اس پر عمل کرنیوالوں پر کسی قسم کا معمولی سے معمولی بار بھی نہیں پڑتا حتےٰ کہ رقم بھیجنے اور واپس منگوانے کے اخراجات بھی حضور نے بیت المال کے ذمہ ڈال دیئے تھے۔ اور یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اگر احباب اس پر عمل کرنے کے لئے بھی تیار نہ ہوں جس پر ان کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ تو پھر ان کے بڑے بڑے دعووں کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے۔ نیز یہ کہ یہ بہت معمولی اور چھوٹی سی بات ہے۔ اگر اس مد میں روپیہ جمع نہ ہو۔ تو میں یہ نہیں مانوں گا۔ کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں۔ بلکہ یہ سمجھوں گا کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی"

اس قدر تاکید کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان مجلس مشاورت سے اقرار بھی لیا۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں جاکر تحریک کریں گے۔ کہ جس کے پاس روپیہ ہو۔ وہ امانت کے طور پر صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کرائے۔ ان حالات میں امانت فنڈ کی طرف جماعتوں کی توجہ نہ ہونا اور ابھی تک اس قدر رقم نہ بھیجنا جس کا آنا ضروری تھا۔ نہائت ہی حیرت انگیز اور افسوسناک امر ہے۔ عام طور پر ہر شخص کے پاس کسی نہ کسی غرض اور مقصد کے لئے کچھ نہ کچھ روپیہ ہوتا ہے۔ اور ہر دور اندیش کے پاس ہونا چاہیئے۔ پھر اس روپیہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں بطور امانت صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کرا دینے میں کیا مشکل ہے خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنے گھر کی نسبت صدر انجمن کے خزانہ میں وہ بہت زیادہ محفوظ رہے گا۔ اور جب بھی اس کے خرچ کرنے کی ضرورت یا موقعہ پیش آئے بغیر کسی توقف اور التوا کے اس کا مہیا کرنا صدر انجمن کے خزانہ کا اولین فرض ہوگا۔ اور بغیر کچھ خرچ کئے گھر پہونچ جائیگا باوجود اس کے امانت فنڈ میں روپیہ رکھنے والوں کو علیٰ قدر مراتب ثواب حاصل ہوگا۔ کیونکہ جتنا عرصہ بھی وہ روپیہ سلسلہ کے خزانہ میں رہے گا۔ وہ سلسلہ کے کام آسکے گا:

سمجھ میں نہیں آتا یہ مفت کا ثواب حاصل کرنے کی طرف احباب کرام نے ابھی تک کیوں توجہ نہیں فرمائی۔ اور اس بارے میں مقامی جماعت نے کیوں نمونہ بن کر نہیں دکھایا۔ اگر کسی بھائی کے نزدیک کوئی بات قابل دریافت یا قابل تشریح ہو۔ تو انہیں نظارت بیت المال کو لکھنا چاہیئے۔ وہاں سے فوراً دریافت طلب امور کا جواب دیا جائے گا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایک لمحہ کا بھی توقف کیا جائے۔ اور جلد سے جلد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو پورا کرنے کی سعادت حاصل نہ کی جائے کہ اس طریق پر اگر عمل کیا جائے تو ایک دو لاکھ نہیں میں سمجھتا ہوں۔ ۱۰۔ ۱۵۔ ۲۰ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جو روپیہ جمع کرائیں گے۔ کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ وہ جب چاہیں اپنا روپیہ مانگ سکتے ہیں:

پہلے سے مختصر پیمانہ پر امانت فنڈ کا جو کام شروع ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے نہائت مفید اور کامیاب ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہی اس کے متعلق آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب نے اپنا تجربہ یہ بیان فرمایا تھا کہ میں قریباً اڑھائی ہزار روپیہ ماہوار امانت فنڈ میں بھیجدیتا ہوں۔ جو قریباً اسی ماہ میں خرچ ہو جاتا ہے۔ ماہوار چندہ بھی کمیٹی دار الانوار کی قسط بھی اور دوسرے اخراجات بھی ادا ہو جاتے ہیں۔ انجمن سے میرا یہ وعدہ نہیں۔ کہ میں ہر ماہ اتنا بھیجوں گا۔ مگر میں اڑہائی ہزار ماہوار بھیج دیتا ہوں۔ اور مجھے آج تک ایک دفعہ بھی کسی معاملہ کے متعلق دقت پیش نہیں آئی۔ دفتر والے مجھے ہر مہینہ کی آمد اور خرچ کی تفصیل بھیج دیتے ہیں۔ اسے میں رکھ لیتا ہوں۔ اور پھر حساب کر لیتا ہوں۔ اور یہاں کے حساب کے لحاظ سے کبھی کوئی الجھن نہیں پیدا ہوئی۔ دوسرے دفتر نے کبھی باقاعدہ ادائگی کے خلاف کسی شکائت کا موقعہ نہیں دیا۔ پس اگر تیس ہزار روپیہ سالانہ کے قریب جمع کراتے اور واپس لینے میں کوئی دقت نہیں ہوسکتی۔ تو اس سے کم کی رقوم کی ادائگی میں بھی کوئی دقت نہ ہوگی:

اس بیان کی قدر و قیمت کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بعض اصحاب کو اگر یہ خیال ہو کہ بظاہر تو کوئی دقت نظر نہیں آتی۔ لیکن نہ معلوم عملی طور پر کیا مشکل پیش آئے۔ انہیں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے ذاتی تجربہ سے مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ رقوم بھیج کر اس تحریک کو پوری طرح کامیاب بنانے میں حصہ لینا چاہیئے:

مطالبات تحریک میں سابقون کون ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"سابقون کے معنی میرے نزدیک یہ ہیں۔ کہ جس نے ہفتہ کے اندر اندر لبیک کہدیا رقم دیدی یا وعدہ کرلیا۔ یا وہ جنہوں نے حکم سنتے ہی دوسری خدمات کے لیے اپنے آپ کو پیش کردیا۔ کیونکہ یاد رکھو جن نوجوانوں نے تبلیغ کے لئے اپنے نام پیش کئے ہیں وہ کسی سے کم نہیں بشرطیکہ وہ اپنے دعوے کو سچا کردکھائیں۔ یا وہ سابقون میں سے ہیں جنہوں نے سنا۔ اور دوسروں کے شمول کے خیال سے ابھی اطلاع نہیں دی۔ اور اس انتظار میں ہیں کہ دوسروں کی لسٹ کے ساتھ اپنے نام بھجوائیں گے۔ یا جنہوں نے ارادہ کرلیا۔ مگر کسی روک کی وجہ سے اطلاع نہیں دے سکے۔ یہ سب سابقون میں سے ہیں کیونکہ سابقیت دل سے تعلق رکھتی ہے۔ نہ کہ ظاہر سے۔ ہاں جب اطلاع ہو۔ اس کا ہفتہ وہیں سے شروع ہوگا۔ سبقت یہی ہے کہ آدمی سنے اور مان لے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ نے دریافت کیا تھا۔ کہ کیا آپ نے ایسا دعوےٰ کیا۔ آپ دلیل دینے لگے تو کہا کہ مجھے دلیل کی حاجت نہیں۔ صرف یہ فرمائیے کہ دعوےٰ کیا ہے یا نہیں۔ آپ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشق و محبت

زندہ باد سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم

متاب از عشق رُو گرچہ مجازی ست
کہ از بہرِ حقیقت کارسازی ست

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے

مسٹر بالڈون! مجھے بتایئے۔ اگر ایڈورڈ ہشتم اس عورت کے سچے عشق کا تحفہ قبول نہ کریں۔ تو کیا دنیا میں کوئی اور ایسا فردِ بشر ہے۔ کہ ان کی جگہ یہ کام کر سکتا ہو؟:- **نہیں**

مسٹر بالڈون! لیکن اگر ملک معظم اس تحفہ کو قبول کر لیں۔ تو کیا کوئی اور ہے۔ جو سلطنت برطانیہ کو چلا سکتا ہو۔ یا اس حکومت کا بادشاہ بن سکتا ہو؟:- **ہاں بیسیوں**

اگر ڈیوک آف یارک نہ مانیں تو ڈیوک آف کنٹ۔ اگر وہ نہ مانیں۔ تو ڈیوک آف کناٹ۔ اسی طرح شاہی خاندان کے بیسیوں شہزادے بلکہ شہزادیاں بھی پھر اگر کوئی بھی نہ ملے۔ تو حکومت تو پارلیمنٹ ہی نے کرنی ہے۔ کسی انسان کو وہ سلطنت کا ہیڈ بنا سکتی ہے:۔

جناب وزیر اعظم! پھر تو جو کچھ بادشاہ نے کیا۔ وہ درست ہی کیا۔ یہ نہ صرف **فرضِ محبّت** ہی تھا۔ بلکہ اس پر اخلاقی طور پر بھی یہی فرض تھا۔ کہ وہ اُس بات کو اختیار کرے۔ جسے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اور اس بات کو چھوڑ دے۔ جسے بیسیوں کرنے کے لئے موجود ہیں۔ اور کر سکتے ہیں۔ اور یہی حق ہے۔ جو اس نے کیا۔ اور یہی وہ بات ہے۔ جو ہر ایک رازدارِ عشق کو کرنی چاہیئے اور یہی عشق ہے۔ ابراہیم ادھم رحمہ نے سلطنت کو پھینک دیا۔ مگر محبت الٰہی کا دامن نہ چھوڑا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے عرب کی بادشاہت کو ٹھکرا دیا۔ جو اہل عرب نے حضور علیہ السلام کے آگے پیش کی تھی۔ اور اللہ تعالےٰ کو اور اس کی توحید کو مقدم کر لیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آسمانی دُلہن کے لئے دُنیا کی سلطنت کی طرف توجہ بھی نہ کی۔ بلکہ فرما دیا:۔

مجکو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجکو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار
مُلکِ روحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر
گو بہت دُنیا میں گزرے ہیں امیر و تاجدار
داغِ لعنت ہے طلب کرنا زمیں کا عزّ و جاہ
جسکا جی چاہے کرے اس داغ سے وہ تن فگار
ہم اسی کے ہو گئے ہیں جو ہمارا ہو گیا
چھوڑ کر دُنیائے دُوں کو ہم نے پایا وہ نگار

اب خدا کرے۔ کہ مسز سمپسن بھی اس قربانی کی قدر کرے۔ اور جیسے پہلے دو جگہ سے طلاق لے چکی ہے۔ اب وہ حالات پھر پیدا نہ ہوں۔ کیونکہ عین قرینِ قیاس ہے۔ کہ پہلے دونوں خاوندوں سے اس کی روحانی مناسبت نہ ہو۔ اور بموجب حدیث الارواح جنود مجندۃ وہ دونوں آدمی [illegible] ثابت ہو کر اب اس شخص سے تعلق ہونے لگا ہو۔ جو فطرتاً اور تقدیراً اس سے قلبی مناسبت رکھتا ہو۔ اگر یہ بات ہے۔ تو اللہ کرے کہ عاشق و معشوق دُنیا کے تمام تاجداروں سے زیادہ عزت اور شہرت پائیں۔

اور دُنیا کی تاریخ میں ان کا نام لیلےٰ و مجنوں۔ اور شیریں و فرہاد سے بھی اوپر لکھا جائے۔ اور خدا تعالےٰ **دونوں کو اپنے عشق حقیقی کی طرف کھینچے۔** آمین۔ کیونکہ آخر یہ وہی ایڈورڈ تو ہیں۔ جن کو حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام اور تمام جماعت احمدیہ خدا کے عشق کا تحفہ **تحفۂ شاہزادۂ ویلز** کے نام سے پیش کر چکی ہے:۔

یہ جو میں نے **زندہ باد** کہا۔ اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ مسز سمپسن کے لئے قربانی کرنا کوئی بڑا بھاری کام ہے۔ بلکہ اس لئے کہا۔ کہ انہوں نے ہم احمدیوں کے لئے ایک نمونہ قائم کر دیا اس بات کا کہ اس کے بعد کوئی بھی ہم میں سے یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکیگا کہ میں خدا تعالےٰ کے لئے۔ یا اس کے سلسلہ کے لئے فلاں قسم کی قربانی نہیں کر سکتا۔ الحکمۃ ضالۃ المومن اخذھا حیث وجدھا بلکہ یہ تو صرف عزت و وجاہت اور مال کی قربانی ہے۔ خدا کی راہ میں تو پہلا سوال جان کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس نے خود ہی فرمایا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ۝

بے شک اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں۔ اور مال لے لئے ہیں۔ اس لئے کہ ان کو اپنے گھر میں جگہ دے ہمیشہ کے لئے اور اپنے وصل کے لئے:۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں کھُلا خط

کیا آپ مسئلہ نبوّت مسیح موعودؑ پر بحث کیلئے تیار ہیں؟

جناب مولوی صاحب! السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ ابھی ایک دوست نے اخبار ”پیغام صلح“ (۱۱۔ دسمبر) دکھایا ہے۔ اس کے صفحہ پانچ پر آپ کا ”مکتوب مفتوح“ بنام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز شائع ہوا ہے۔ کل مجھے آپ کے ساتھی بابو محمد منظور الٰہی صاحب کے خط سے معلوم ہوا تھا۔ کہ آپ نے یہ ”مکتوب مفتوح“ اخبار الفضل مورخہ ۱۱ دسمبر کے لیڈنگ آرٹیکل بعنوان ”مولوی محمد علی صاحب کا چیلنج مناظرہ منظور“ ”حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے خود بحث کرنے کا اعلان“ کو پڑھنے سے پیشتر سپرد قلم کیا ہے۔ لہٰذا میں فی الحال آپ کی توجہ مذکورہ بالا مضمون کی طرف مبذول کراتا ہوا گزارش کرتا ہوں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے آپ کے ساتھ مباحثہ کرنا منظور فرمایا ہے۔ مضمون نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوگا۔ ہماری طرف سے آپ کو بارہا اس مضمون پر بحث کے لئے چیلنج دیا جا چکا ہے۔ اور آپ اپنے مضمون مندرجہ پیغام صلح (۱۹۔ نومبر) میں تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ در اصل نزاع مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہے۔ اور اس کا حل کرنا ہی اصل مدعا ہے۔ کفر و اسلام اور غیر احمدیوں کے جنازہ کے مسئلہ کو آپ ابطال نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دلیل سمجھتے ہیں۔ بہر حال موضوع بحث طے شدہ ہے۔ کیا آپ اس پر مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اگر آپ سچ مچ دل سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو صرف دو نمائندوں کا تعیّن فرمائیں۔ جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کے مقرر فرمودہ دو نمائندوں سے مل کر (۱) طریق بحث یعنی تحریری یا تقریری یا ہر دو (۲) مقام بحث۔ (۳) تاریخ بحث وغیرہ امور کا فوراً تصفیہ کر کے اعلان کر دیں۔ مولوی صاحب! میں ہنوز از راہِ حسن ظنی سمجھتا ہوں۔ کہ آپ کا دعوت مناظرہ سے مقصد تحقیق حق اور اظہارِ صداقت ہے۔ نہ کہ اپنے بعض ساتھیوں کی دلداری کرنا اور غیر احمدی پبلک کو مغالطہ دینا۔ اس لئے میں آپ سے پھر درخواست کرتا ہوں۔ کہ خدارا نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ساتھ مباحثہ کر لیں۔ تا ان لوگوں کے لئے جو اس بارہ میں مذبذب ہیں۔ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی صورت پیدا ہو جائے۔ میں آپکے جواب با صواب کا منتظر ہوں۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری۔ قادیان دارالامان۔ ۲۸۔ رمضان المبارک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات عالم پر نظر

۱۔ سر اکبر حیدری اور حیدرآباد ۲۔ عرب ممالک میں بیداری
۳۔ آئندہ مئی میں امپیریل کانفرنس

"الفضل" کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

اخبارات میں رائٹ آنریبل سر اکبر حیدر نواز جنگ کے کام کی تعریف و تحسین ہوئی ہے۔ اور حقیقت میں جو کچھ بھی کاغذات پر آیا ہے۔ وُہ بہت دردسری۔ بڑی کاوش۔ صرف کثیر اور حقیقتاً سر اکبر کے ذاتی اثرات کا نتیجہ ہے مگر ہم کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا۔ کہ حیدرآبادیوں کا ایک طبقہ اس معاہدہ سے ناراض ہے۔ اور جس طرح برطانوی ہندوستان کا مہاسبھائی گروہ اس لئے ناخوش ہے۔ کہ حیدرآباد کا برار سے تعلق کیوں نہیں کلیتہً توڑ دیا گیا۔ اسی طرح حیدرآبادی آواز کہتی ہے کہ برار کو کلیتہً کیوں واپس نہیں لیا گیا۔ پہلی صدا معاندانہ اور اس سکیم کا جزء ہے۔ جو مسلمانوں کو اچھوت بن کر رہنے۔ یا ہندوستان سے بالکل نکل جانے کے پروگرام کی حامل ہے۔ دوسری آواز حیدرآباد کی عظمت کو بڑھانے کی خواہش مگر گردوپیش کے حالات کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ ہے۔ اس وقت مدبرین برطانیہ و حیدرآباد کے سامنے یہ سوال نہیں۔ کہ کس طرح فلاں حصۂ ملک کو رکھا جائے۔ بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ کس احسن طریق سے رعایا کے نمائندوں کے سپرد کیا جائے تا جو کچھ بچ سکتا ہے اور جب تک بچ سکتا ہے بچا لیا جائے۔ اب تو بکرے کی ماں کا سوال ہے۔ کہ کب تک خیر منائے۔ جمہوریت کے سمندر میں استبداد کا کوئی جزیرہ اب نہیں بچ سکتا۔ برار کی بجائے خود حیدرآباد کی فکر چاہیئے۔ کشمیر میں تغیرات رونما ہوئے۔ حیدرآباد میں ہونگے اس لئے جس قدر جلد ہو سکے۔ برار کا تصفیہ کرانے والوں کا شکریہ ادا کر کے سر اکبر کی کوششوں کی داد دے کر اپنی کمزوریوں کا احساس کر کے حیدرآباد کے بہی خواہوں کو ریاست میں اصلاحات کے نفاذ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح برطانوی ہند میں سیاست ریاست بتدریج رعایا کے سپرد کی جا رہی ہے۔ اسی طرح اور ریاستوں میں ہونا لازمی ہے۔ خیالی اور کمزور عمارتیں اگر بچ سکتی ہیں۔ تو صرف اس طرح کہ کوئی سر اکبر ہی کل حیدرآبادیوں کو ایک قوم بنا دے۔ پھر حیدرآباد عراق و مصر بن جائے۔ مگر بحث تو ناک و خان اور ریڈی و شاہ کی ہے۔ کام کرنے والوں کو غدار کہنے کی بجائے اصل سوال کا حل سوچا جائے۔ اور کچھ کر کے دکھایا جائے۔ ہم تو اپنے معلومات کی بنا پر کہتے ہیں کہ جہاں سر علی امام ناکام رہے وہاں سر اکبر کامیاب ہوئے۔ اور قابل شکریہ ہیں۔

(۲)

ایران کی سرحد سے بحر ظلمات تک ایک وسیع خطۂ زمین ہے۔ جو عرب خون رگوں میں۔ عرب تمدن زندگی میں۔ عربی زبان زبان پر۔ اور عربی مذہب دل و دماغ میں رکھتا ہے۔ اس بر اعظم عرب کے باشندے ایک عرصہ سے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ترک گو ان کا مسلمان حاکم تھا۔ اس نے ان کی محبوب ترین سرزمین عرب کی حفاظت ان کے مذہب کی خاطر خون بہایا۔ مگر قومی آزادی کو کچلنے کی کوشش کی جس کا نتیجہ تھا۔ کہ حجاز کے عرب دوران جنگ میں "چنگیز کے گھوڑے" پر سوار ہو گئے (یہ علم بغاوت بلند کرنے کا اشارہ تھا) اب ترک عربوں سے جُدا ہیں۔ مگر اسلامی قومیت میں متحد ہیں۔ اسی طرح ایران و افغانستان بھی۔ اور عنقریب ترکیہ۔ ایران۔ افغانستان اور عراق ایک حلیفانہ معاہدہ کے ذریعہ اتحاد اربعہ قائم کرنے والے ہیں۔ عراق کی اس اتحاد میں شمولیت اور دوسری طرف عراق۔ حجاز۔ شام فلسطین مصر۔ ٹیونس۔ الجیریا۔ موراکو میں قومی احساس اور غیر ملکی جوئے کو اتارنے کا عزم اس بیداری کا اظہار ہے۔ جو دنیا میں عام ہے۔

مذکورہ عرب بر اعظم کے مشرقی کنارہ پر عراق ہے۔ جس کی نئی حکومت نے برطانیہ کی رہنمائی کو شکریہ کے ساتھ رخصت کر دیا ہے۔ اور برطانوی ہوائی جہازوں کا مستقر موصل سے اٹھایا جا رہا ہے۔ انتہائی مغرب میں موراکو کو اندرونی آزادی مل گئی ہے۔ شام و لبنان میں حکومت خود اختیاری قائم ہو چکی ہے۔ مصر نے برطانیہ سے حلافت کا عہد کر لیا ہے یمن و حجاز پہلے ہی آزاد ہیں۔ اب ٹیونس الجزائر اور موراکو کو جمہوریت کے نام پر استبداد سے کام لینے والے فرانس سے مخلصی پانا اور غریب فلسطین کو یہودی چنگل سے رہائی ملنا باقی ہے اٹلی و جرمنی عربوں سے دوستی کے لئے بے تاب ہیں۔ روس نے کام شروع کر رکھا ہے۔ بیداری عام ہے۔ اور عرب ممالک کا اپنے پڑوس ہمدرد جدید اتحاد اربعہ کی مدد سے عرب ریاست ہائے متحدہ بن جانا قریب مستقبل میں امکان کے نزدیک ہے۔ عربوں کے ارادے بہت بڑے ہیں اور ان کو اپنے شاندار ماضی کی خوب یاد ہے

(۳)

امپیریل کانفرنس کا آئندہ اجلاس آئندہ سال مئی میں ہوگا۔ اور دنیا کی سیاسی حالات کی نزاکت کے مد نظر۔ اور برطانیہ کی عظمت کو اطالوی قبضہ ابی سینیا سے جو دھکا لگ چکا ہے اور دوسری کوتاہیوں کی تلافی کے لئے ضروری تھا کہ سلطنت کے مختلف اعضاء کے نمائندے مل کر موجودہ مشکلات کا حل سوچتے جس قدر اہمیت آئندہ اجلاس کو حاصل ہوگی۔ اور جن اہم مسائل پر کانفرنس کو غور کرنا ہے۔ وُہ بہت بڑے بیدار مغز لوگوں کے مشورہ کے محتاج ہیں۔ ہندوستان اب بدلا ہوا ہندوستان ہے اور انگلستان کے ذمہ وار اہل الرائے اب ہندوستان کے بہترین دماغوں سے کام لے کر تعاون کے اصول سے کام لینا چاہتے ہیں۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ایسے موقعہ پر لارڈ لنلتھگو نے دو ایسے ہندوستانیوں کا انتخاب کیا ہے۔ جو اپنی ذاتی قابلیت کی وجہ سے ہندوستان کی عام رائے میں بہترین ہستیاں ہیں۔ مہاراجہ بڑودہ ہندوستان کے حکمرانوں میں خاص حیثیت کے فرمانروا ہیں اور ہر شخص جانتا ہے۔ کہ جب وطن کے مفاد کے لئے آواز اٹھانا خطرناک جرم سمجھا جاتا تھا۔ مہاراجہ بڑودہ اس وقت بھی ایک ترقی یافتہ حکمران کی طرح نڈر ہو کر کام کرتے رہے۔ اگرچہ وُہ آریہ سماجی سیاست سے رنگین ہیں۔ اور انہوں نے تمام اچھوتوں کو ریاست بھر میں پنجاب سے آریہ پنڈت بلوا کر گزشتہ اپریل میں آریہ بنوا دیا ہے اور مسلمانوں کے متعلق ان کی حکمت عملی ایک حد تک ہر دیالی و پرمانندی ہے۔ مگر بے انصافی ہوگی۔ کہ ایک قابل ہندوستانی فرمانروا کی ذاتی قابلیت کو نظر انداز کیا جائے۔ پس مہاراجہ بڑودہ کا انتخاب ہندوستان کے سرمایہ دار و حکمران وطبقہ امرا کی طرف سے موزون انتخاب ہے۔ مہاراجہ موصوف کے ساتھ حکومت نے جس قابل ہندوستانی کو ہندوستان کی ۳۳ کروڑ رعایا کا نمائندہ بنایا ہے اس نے اپنی قابلیت اپنی پُر انصاف قابل ستائش خوش انتظامی اور بعض سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ صحیح معنوں میں ہندوستان کا قابل فخر فرزند ہے۔ وُہ مسلمان ہیں مگر وطن پرست ہندو ان کے مداح ہیں۔ وُہ مخلص احمدی مسلمان ہیں مگر دشمنوں سے بھی اپنے لئے اقبالی ڈگری لے چکے ہیں۔ ہم نے اسی ہفتہ ریل کا سفر کیا۔ اور اس امر سے بے خبر کہ ہم کون ہیں ایک ریلوے غیر مسلم ملازم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کا مکتوب جاپان

جاپان۔ امریکہ اور چین

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

کوبے ۱۹ نومبر (بذریعہ ہوائی ڈاک) مسٹر روز ویلٹ کے ریاستہائے متحدہ امریکہ کا دوبارہ صدر منتخب ہونے پر جاپان میں اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ روز ویلٹ کا تعلق امریکہ کی ڈیموکریٹک پارٹی سے ہے۔ اور خارجی معاملات میں اس کی پالیسی کا اصل الاصول یہ ہے کہ تمام ہمسایہ ممالک کے ساتھ جیسا کہ سمجھدار پڑوسیوں میں ہونے چاہئیں دوستانہ تعلقات پیدا کرنے اور قائم رکھنے چاہئیں۔ اس پارٹی کے برسر اقتدار آنے سے پہلے امریکہ کی پالیسی چینی امور میں نسبتاً زیادہ دخل اندازی کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جب جاپان کی مدد سے مانچوکو کی حکومت معرض وجود میں آئی تو امریکہ اور جاپان کے تعلقات میں گونا ناخوشگواری پیدا ہو گئی تھی۔ جو ڈیموکریٹک پارٹی نے اپنے عہد حکومت میں کسی قدر کم کر دی ہے۔ لہذا مسٹر روز ویلٹ کے دوبارہ صدر منتخب ہونے پر جاپان میں خوشی کا اظہار کیا گیا کیونکہ سمجھا گیا ہے ان کی حکمت عملی جاپان کے بارہ میں آئندہ چار سال کے دوران میں بھی وہی رہے گی جو گذشتہ چار سال میں تھی:

جزائر فلپائن اور جاپان

جزائر فلپائن کے متعلق جاپانی پریس کا انداز ہے کہ امریکہ میں دونوں سیاسی پارٹیوں میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ ان جزائر کو آزادی دینے میں غلطی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس خیال کے مؤید لوگ کہتے ہیں۔ کہ جب فلپائن امریکہ کی نگرانی سے آزاد ہو جائے گا۔ تو اپنی ذات میں چھوٹا اور نوزائیدہ ملک ہونے کی وجہ سے لازمی طور پر اپنے طاقتور ہمسایہ یعنی جاپان کے زیر اثر چلا جائے گا۔ اس لئے یہاں یہ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ فلپائن کی آزادی کی دس سالہ آزمائشی مدت ختم ہونے سے قبل ہی خود فلپائن میں کوئی ایسی تحریک پیدا کر دی جائے گی۔ جو امریکہ سے بالکل علیحدہ ہو جانے کی مخالفت میں کھڑی ہو جائے۔ اور یہ یقین تو بہر حال کیا جاتا ہے کہ امریکہ منلا کی مضبوط اور اہم بحری اور فضائی مستقر اور قلعہ بندیوں سے کسی صورت میں بھی دستبردار نہیں ہو گا:

امریکہ کی بحری قلعہ بندیاں

بحر الکاہل میں بحری اور فضائی قلعہ بندیوں کے عام اور وسیع سوال کے بارہ میں جاپانی مبصرین کا اندازہ ہے کہ برطانیہ کی طرف سے جو یہ تجویز پیش ہے۔ کہ امریکہ جاپان اور برطانیہ یہ تینوں طاقتیں اتفاق کر لیں کہ وہ اپنی اپنی قلعہ بندیوں کی تعداد اور طاقت کو موجودہ صورت سے نہیں بڑھائینگے اگر جاپان اس تجویز کو مان بھی لے۔ تو بھی امریکہ اس کو ماننے کے لئے تیار نہ ہو گا۔ کیونکہ امریکہ کے بحری محکمہ کے نزدیک نہایت ضروری ہے۔ کہ امریکہ بحر الکاہل میں بعض مقامات پر قلعہ بندیاں مضبوط کرے۔ کیونکہ اس کے نزدیک بصورت دیگر امریکن مفاد کی حفاظت اس کے لئے ناممکن ہو گی۔ چنانچہ گذشتہ چند دنوں میں خبر آئی ہے۔ کہ میجر جنرل مارکھیم نے جو چیف فوجی انجنیئر ہیں۔ امریکہ کی اس کمیٹی کے پاس جو بندرگاہوں اور تمام شاہراہوں کے متعلق ہے یہ سفارش کی ہے کہ ویلس بندرگاہ کو جو جزیرے مڈوے میں واقع ہے بحری طیاروں کے ٹھہرنے کے قابل بنایا جائے۔ بحر الکاہل کے شمالی پانیوں میں امریکہ کا مرکزی قلعہ مقام ہونولولو ہے۔ جزیرہ مڈوے جہاں نیا مستقر بنانے کی تجویز ہے ہونولولو سے دور ڈیڑھ ہزار میل جاپان کی جانب واقع ہے۔ ویلس بندرگاہ میں جو گنجائش بحری طیاروں کے اترنے اور ٹھہرنے کی پیدا کی جائے گی۔ اس کا مقصد اولاً اور ظاہراً تجارتی ہے۔ مگر بوقت ضرورت دفاعی انتظامات کے لئے جو کام اس سے لیا جا سکے گا۔ اس کو بھی سب تسلیم کرتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ کے بحری محکمہ نے اس تجویز کو پسند کیا ہے

چنانچہ جس عہدیدار نے اس حقیقت کا انکشاف کیا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مستقر اتنا چھوٹا ہو گا کہ اس میں بحری طیاروں کی کوئی معتدبہ طاقت اکٹھی نہ کی جا سکے گی۔ مگر یہ کہ بہر حال دفاعی انتظامات کے لئے بوقت ضرورت اپنی حیثیت اور وسعت کے مطابق ایک کار آمد چیز ہو گی۔ اور بحری محکمہ کی طرف سے اس تجویز میں دلچسپی کی یہی وجہ ہے اس جگہ یہ ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔ کہ اس مستقر کی وسعت بقدر ۱۲۰۰ ایکڑ مربع کے ہو گی:

نیز جاپان میں یہ بھی باور کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ بعد امریکہ جزیرہ ہائے گوم اور ایلوشن میں بھی ایسے ہی استحکامات کریگا۔ اگر واقعہ میں ایسا ہی ہوا تو جاپان کے تین اطراف میں امریکن قلعہ بندی موجود ہو جائے گی۔ گوام اور ایلوشن شمال میں۔ جزیرہ لیوزان جنوب میں اور مڈوے مشرق میں۔ مڈوے اور ٹوکیو کا درمیانی فاصلہ دو ہزار میل ہے:

چینی جاپانی قضیہ کی موجودہ صورت

چین میں جاپانیوں کے خلاف دہشت زدگی کی قسم کے انفرادی قتل کی وارداتیں جو متعدد شہروں میں ہوئی تھیں۔ اور پھر اس بنا پر جو مطالبات جاپان نے پیش کئے تھے ان کے بارہ میں چینی مرکزی حکومت نے غیر متوقع طور پر مضبوطی اور مستقل مزاجی دکھائی ہے۔ جاپان کی طرف سے انتہائی دباؤ کے باوجود اس کو اپنے مطالبات منوانے میں چنداں کامیابی نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ اب اخبارات میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ وزیر خارجہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جاپانی مطالبات میں سے دو بڑے مطالبات کو فی الحال نکال دے۔ یعنی شمالی چین کا معاملہ اور اشتراکی عناصر کی سرکوبی کے لئے چین کا جاپان کے ساتھ ہو کر کارروائی کرنا مگر ساتھ ہی تازہ خبروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ چینی حکومت نے اور بھی بہت سے امور کے بارہ میں مزید گفت و شنید سے انکار کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض ایسی باتوں کے متعلق بھی جو سابقہ بات چیت میں فیصلہ شدہ قرار پا گئی تھیں۔ نامعلوم یہ رپورٹیں کہاں تک حقیقت پر مبنی ہیں۔ اور غضب تو یہ کہ واقعہ چنگ تاؤ کے سلسلہ میں بھی جاپانی پیشکردہ امور پر چینی حکومت اعتراض کر رہی ہے۔ تاہم وزارت خارجہ کا فیصلہ ہے کہ متذکرہ بالا دو بڑی شرائط کو چھوڑ کر باقی تمام امور میں تصفیہ کرنے کی انتہائی کوشش کی جائے۔ مگر جب چین اور جاپان کے موجودہ قضیہ پر اور اس پر اثر انداز ہونے والے واقعات پر بین السطور نظر کی جائے۔ تو صاف معلوم دیتا ہے۔ کہ جاپانی حکومت کے نزدیک اب وقت نہیں۔ کہ وہ اپنے مطالبات پر زیادہ زور دے۔ اور ایک خیال موجودہ واقعات کی بنا پر جاپان میں یہ بھی پیدا ہوا ہے۔ کہ واقعات قتل اور دہشت زدگی کے سلسلہ میں جو گفت و شنید شروع ہوئی تھی زیادہ وسیع اور دور رس امور کے تصفیہ کو اس کے ساتھ شامل کر دینا غلطی تھی۔ کیونکہ ایسے امور کا فیصلہ کبھی بھی جلدی سے ممکن نہیں۔ مگر زیادہ گہری نظر کرنے سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے۔ کہ بیچارے جاپانی مدبروں کا اس میں کچھ زیادہ قصور نہیں۔ اصل میں چین سے دور رونما ہونے والے بعض عالمگیر اثرات نے جو پلٹا کھایا۔ اس نے جاپانی مدبروں کے اندازے غلط کر دکھائے:

شمالی چین میں مقامی خود مختار طرز حکومت کھڑا کرنے کی تحریک اس وقت اٹھی جب ملک حبشہ پر اٹلی کی چڑھائی کی وجہ سے ہر آن یہ اندیشہ تھا۔ کہ یورپین اقوام میں عالمگیر جنگ آج شروع ہوئی کہ کل۔ مگر برطانیہ نے مشرق بعید میں اپنے مفاد کی حفاظت کے پیش نظر اس وقت جنگ میں کودنا خطرناک خیال کیا۔ اور حکمت عملی سے بھی اور کسی قدر دب کر بھی اس مرحلہ سے گزر گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ شمالی چین کی تحریک خود مختاری کا راستہ رک گیا۔ پھر ادھر سپین میں بغاوت کی آگ بھڑکی۔ اور از سر نو ایسی صورت پیدا ہوئی جو جنگ شروع ہونے کی طرح تھی۔ ادھر ہونے والے واقعات کے نتیجہ میں چین پر جاپان کا دباؤ شروع ہو گیا۔ مگر یورپین ڈائنامیٹ نے دوسری

مرتبہ بھی آگ نہ پکڑی - اور جاپان کو اس معاملہ میں انتہائی بازی لگا بیٹھنے کے راستے میں متعدد مشکلات نظر آنے لگیں - تو اس نے پہلو بدل کر پہلی سختی اور اصرار کے بجائے کسی قدر نرمی اختیار کرلی -

چینی صوبہ سوئی آن پر منگولین حملہ

غرض چین کی خوش قسمتی سے ان غیر متوقع حالات میں اس کو خاموش مگر کارگر مدد واقعات کے ہاتھ سے پہنچ گئی - اور اس کی ایک شکل سے اس کی نجات ہوئی - مگر صوبہ سوئی آن میں نئی آفت نے اس کو چولھے سے نکل کر بھاڑ میں گرنے کے مشہور مقولہ کا مصداق بنا دیا ہے - علاقہ اندرونی منگولیا جو پہلے چین کا حصہ تھا ۱۹۳۴ء میں خود مختار حکومت قائم کر کے الگ ہوگیا تھا - اب اس کی افواج نے جو سامان جنگ اور ماڈرن توپ خانے سے آراستہ ہیں - صوبہ سوئی آن پر حملہ کر دیا ہے - اوساکا مائی نیچی - جاپان کے دو سب سے زیادہ کثیر الاشاعت اور باا ثر اخباروں میں سے ایک ہے جس کا جاپانی سرکاری حلقوں میں بھی خوب رسوخ ہے - اسی اخبار کے نامہ نگار خصوصی متعینہ صدر مقام حکومت مینچوکو نے ایک رپورٹ بھیجی ہے - جس میں منگولین فوج کی اور اس کے سردار کی تعریف ہے - اور یہ بھی لکھا ہے - کہ حکومت مانچوکے کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے - کہ منگولیا کی اس مہم کے ساتھ جاپانی یا منچوکو کی فوج کا کوئی تعلق نہیں البتہ چونکہ یہ حملہ اندرونی منگولیا نے اشتراکیت کو اپنی حدود کے قریبی ایسے علاقوں سے نکالنے کے لئے کیا ہے جو مانچوکو کے قریب ہیں - اس لئے مانچوکو کو اس حملے کے واقعات سے قدرتی طور پر ایک دلچسپی ہے - چینی حکومت کی نظر میں اس نئے واقعہ کو بہت اہمیت حاصل ہے - اور وہ پورے زور سے اس حملہ کو روکنے کی کوشش کرے گی - دیکھیں کیا انجام ہو -

---

ایک تعلیمی مجلس کے متعلق "پیغام صلح" کی بیہودہ سرائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ دنوں اساتذہ اور اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول نے طلبا کو موجودہ سیاسی اور ملکی اداروں سے واقفیت پیدا کرانے کی غرض سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں ایک اجلاس منعقد کیا جس میں موجودہ سیاسی پارٹیاں اور حکومت کی کشمکش کا صحیح نقشہ کھینچنے کی خاطر ایک "بل" بھی پیش کیا گیا - اور چونکہ اجلاس کی غرض ایک طرف تو موجودہ طلبہ کو نظام سیاست سے واقفیت کرانا اور دوسری طرف اولڈ بوائز کو سکول کی گراؤنڈز کی موجودہ حالت کی طرف توجہ دلا کر یہ بتلانا تھی - کہ ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے اس لئے بل کا نام "اصلاح اسٹیٹ گراؤنڈز بل" رکھا گیا - اور "بل" کی مختلف مدات پر مناسب بحث و مباحثہ کرنے کے بعد اسے پاس کرایا گیا - جس کی رو سے قرار پایا کہ گراؤنڈز کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے "واٹر پمپ" لگایا جائے - اور اس کا چندہ اولڈ بوائز سے وصول کیا جائے - اس مجلس کا جو تعلیم کا ایک لازمی حصہ ہے - اور کہ جس قسم کی مجالس ہر علمی ادارہ میں طلبا کی واقفیت کے لئے اکثر اوقات انعقاد پذیر ہوتی رہی ہیں - ذکر کرتا ہوا پیغام صلح مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۶ء اسے اپنی سیاسی اغراض کے ماتحت قادیانی جماعت کا سیاسی شوق ظاہر کرتا ہے - اور طلبا اور سکول کے اس تعلیمی کام سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ قادیانی جماعت کی توجہ مذہب کی طرف سے ہٹ کر سیاسیات کی طرف تبدیل ہو رہی ہے ؎ بریں عقل و دانش بباید گریست معلوم ہوتا ہے پیغام صلح کے نزدیک سیاست اور مذہب دو متضاد چیزیں ہیں - حالانکہ سیاست اور مذہب کا چولی دامن کا ساتھ ہے - اگر مذہب میں مداخلت اور سلسلہ کی ہتک پیغام صلح اس وجہ سے برداشت کر لینا مناسب سمجھتا ہو کہ اس کے نزدیک یہ مذہب کو چھوڑ کر سیاسیات کی طرف مائل ہونا ہے - تو ایسا طریق عمل اس کو مبارک ہو

جماعت احمدیہ ہر اس اقدام کی مدافعت کرے گی - جو حکومت یا عوام کی طرف سے سلسلہ کے خلاف ہو - اور اگر پیغام صلح اس کا نام سیاست رکھتا ہے - تو ہمیں ایسی سیاست پر فخر ہے - کیونکہ ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کی عظمت کی نگہداشت جماعت احمدیہ کا مذہبی فرض ہے - لیکن جہاں ہمارا یہ نظریہ ہے وہاں غیر مبایعین کے نزدیک اصل "سیاست دانی" یہ ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو چھپایا جائے - حتیٰ کہ ان کے اکابر بعض اوقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لینا بھی تبلیغ کے لئے "سم قاتل" سمجھتے ہیں - اور بعض مخصوص مسائل کا ذکر غیر احمدیوں کے سامنے اس وجہ سے نہیں کرتے - کہ ان کے نزدیک غیر احمدیوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے - اور اس طرح یہ لوگ ان سے چندہ وصول نہیں کر سکتے - حتیٰ کہ مسئلہ کفر و اسلام اور نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے مسائل پر بحث کرنا اپنے "سیاسی" اغراض کے منافی سمجھتے ہیں لیکن ہم انہیں یقین دلاتے ہیں - کہ موجودہ پیغامی ہی نہیں بلکہ نسلاً بعد نسلٍ یہ لوگ ایسا کرتے رہیں تو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا کے کناروں تک ضرور پہنچیگا -

پیغام صلح نے اپنی کتر بیونت کی عادت سے اس موقع پر بھی کام لیا ہے - مثلاً اس نے ہائی سکول کی جس میٹنگ کا تذکرہ کیا ہے - اس میں الفضل ۱۵ نومبر میں شائع شدہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے مغالطہ دیا ہے - اور بعض فقرات کو عمداً حذف کر دیا ہے - مثلاً الفضل کی رپورٹ کے ابتدائی چند فقرے تو بڑی فراغ دلی سے لکھ دئے ہیں - مگر ایک ضروری فقرہ حذف کر دیا - حالانکہ اگر دل میں خدا کا خوف ہوتا - اور واقعات کو صحیح طور پر پیش کرنا مقصود ہوتا تو جہاں محض نقاط دئے ہیں - وہاں یہ فقرہ جو الفضل میں موجود ہے - لکھا جاتا - کہ اس کی رو سے قرار پایا کہ دارالعلوم کی گراؤنڈز کی موجودہ حالت کو بہتر بنانے کے لئے چندہ جمع کر کے ایک موٹر پمپ لگایا جائے - اور اولڈ بوائز سے یہ رقم بالخصوص وصول کی جائے" پھر جہاں پریذیڈنٹ کا نام لکھکر رپورٹ کو اس طور پر بند کر دیا ہے - کہ گویا اس کے بعد اور کوئی فقرہ نہیں وہاں یہ لکھ دیتے کہ "اجلاس کی غرض ایک طرف تو طلباء کو اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی سے واقفیت کرانا اور دوسری طرف سکول گراؤنڈز کی بہتری کی طرف توجہ دلانا تھی" لیکن ایسا کرنا شاید اس کے "سیاسی اغراض" کو پورا نہ کرتا اور کم از کم وہ نتیجہ جو پیغام نے اس رپورٹ سے نکالا ہے - نہ نکلتا -

"ایم - آئی - ایس"

جلسہ سالانہ پر مکان طلب کرنیوالوں کو اطلاع

جن اصحاب نے پندرہ دسمبر ۱۹۳۶ء تک ہمکو جلسہ پر مکانات کیلئے لکھا ہے انکو انشاء اللہ قادیان سے ۱۸ دسمبر ۱۹۳۶ء خطوط کے ذریعہ مکان کے ملنے یا نہ مل سکنے کے متعلق منتظم مکانات سے اطلاع بھیجدی جاویگی

ناظر ضیافت

ممالک اسلامی کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات)

فرانسیسی مراکش میں بڑھتی ہوئی بے چینی

رباط (بذریعہ ہوائی ڈاک) اخبار "لے جرنل" کا نامہ نگار متعینہ رباط بذریعہ برقیہ اطلاع دیتا ہے۔ کہ شمالی افریقہ کے فرانسیسی مقبوضات میں اضطراب بسرعت پھیل رہا ہے۔ اور فرانسیسی حکام کے لئے حالات نہایت مشکل صورت اختیار کر چکے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں طونس۔ الجزائر۔ اور مراکش میں افواج بھیج دی گئی ہیں۔ نامہ نگار مذکور کا بیان ہے۔ کہ اس بے چینی و اضطراب کی وجوہ اقتصادی اور سیاسی دونوں ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے شمالی افریقہ کے مقبوضات میں ادبار اور کساد بازاری ابھی پورے عروج پر ہے کیونکہ فرانس نو آبادیات سے کسی معتدبہ حصہ تک ارشیاء درآمد لینے کے لئے تیار نہیں۔ مرفہ الحالی کے زمانوں میں نہایت وسیع پیمانہ پر جو تعمیری کام شروع کئے گئے تھے۔ ان کے باعث نو آبادیات بھاری قرضہ کی زیر بار ہو گئیں اور سود کی ادائیگی اب ان کے مالیات پر ایک ناقابل برداشت بوجھ بن گیا ہے۔ قدرتی طور پر یہ بات قومیت پسند عربوں کی ناراضی اور بے چینی کا موجب ہے۔

ہسپانوی مراکش اور فرانس

پیرس (بذریعہ ہوائی ڈاک) اس خبر نے کہ ہسپانیہ کے باغی قائد جرنیل فرینکو نے ہسپانوی مراکش کو خود مختار حکومت دے دی ہے۔ فرانس کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ چونکہ مراکش میں فرانس اور ہسپانیہ کے درمیان ذی اثر طبقات کا باہم اشتراک ہے۔ اس لئے فرینکو کو اس قسم کے اہم اقدام کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جرنیل فرینکو کا یہ اقدام فرانسیسی نظم و نسق کے لئے بے حد مشکلات پیدا کر دے گا۔ سب سے پہلی مشکل یہ پیدا ہوگی۔ کہ فرانس ایک ظالم ملک شمار کیا جائے گا۔ اور عربوں کی قومیت کے خلاف اس کی جنگ ایک قابل نفرین فعل تصور ہوگا۔ علاوہ ازیں سلطان کی فرانس کے متعلق ہمدردی بھی زائل ہو جائیگی۔ قانونی اور عدالتی لحاظ سے جو پیچیدگیاں ہوں گی وہ بھی کم اہمیت نہیں رکھتیں۔ غرض بہر درست یہ مراکش کا معاملہ ایک مسئلہ لاینحل کی حیثیت رکھتا ہے۔

برطانیہ پر فلسطین کے یہودیوں کا الزام

تل ابیب (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین کے یہودیوں میں یہ خیال عام طور پر پایا جاتا ہے۔ کہ عرب انقلاب پسندوں کے قائد فوزی قوقجی کو برطانوی حکام نے دانستہ طور پر فلسطین سے چلے جانے کی اجازت دی ہے۔ کیونکہ حکام کو اندیشہ تھا۔ کہ اگر فوزی کو انتہائی سزا دی گئی۔ تو فلسطین میں عرب پھر بغاوت کر دیں گے۔ یہودی لیڈروں کو شکایت ہے۔ کہ ہڑتال کے اختتام کے بعد فوزی۔ طولکرم۔ نابلس اور جنین میں گھر گیا اور اسے گرفتار کرنا آسان تھا۔ لیکن برطانوی حکام نے اس کی گرفتاری کو مصلحت سے بعید سمجھا۔ اور اس طرح اس شخص کو جس نے دو ماہ تک فلسطین میں شدید دہشت انگیزی بپا کر رکھی تھی۔ اور حکومت فلسطین کا مقابلہ کیا تھا۔ پھر موقع دے دیا گیا ہے۔ کہ مناسب وقت آنے پر وہ پھر ایک دفعہ اسی طرح کا ایک اور ہنگامہ بپا کر دے۔

ایران اور ترکیہ کے درمیان مذاکرات

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) چند دنوں میں طہران میں ترکیہ اور ایران کے درمیان مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔ ترکی وفد میں مختلف وزارتوں کے بڑے بڑے رہنما شامل ہیں۔ اور اس کے صدر ایم جمال حسنو ہیں۔ جو جنیوا میں ترکیہ کی طرف سے مستقل سفیر رہ چکے ہیں۔ ان مذاکرات کا مقصد یہ ہے۔ کہ ایران کی تجارت قدیم زمانوں کی طرح ترکی کی راہ سے دوبارہ قائم کی جائے۔ اناطولیہ کو تاریخی حیثیت سے بھی اہمیت حاصل ہے کیونکہ مشرق اور مغرب کے درمیان یہ ایک قدرتی تجارتی واسطہ کا کام دیتا ہے ان دنوں ایران کی تجارت دوسرے راستوں سے ہوتی ہے۔ لیکن فریقین چاہتے ہیں۔ کہ ارض روم اور طرابزون کے قدیم راستہ کو دوبارہ استعمال میں لایا جائے۔ یہ راستہ نزدیک ترین راستہ ہی نہیں۔ بلکہ ایران کی تجارت برآمد کے لئے بہت سستا ثابت ہوگا۔ اس معاہدہ کا پہلا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ طرابزون اور استنبول کے درمیان حکومت ترکیہ کو کرایہ کے ذریعہ معقول آمدنی ہوگی۔

ترکی میں عدالتی کارروائی کی اصلاح

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) ترکیہ میں چند ہفتے ہوئے ایک قانون کی رو سے عدالتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ ارتکاب جرم کے موقع پر گرفتار ہونے والے مجرمین کو چند گھنٹوں کے اندر اندر قانونی سزا دے سکیں۔ اس قانون کے ماتحت اپیل تصدیق۔ یا تردید فیصلہ اور اس قسم کی دوسری عدالتی کارروائی دو یا تین دنوں کے اندر اندر ختم ہو جاتی ہے۔ کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے ایک جج کے ماتحت کئی مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور اس طریق فیصلہ کے نہایت عمدہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں کیونکہ اس سے نہ صرف قانون کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ بلکہ اس کی وجہ سے جرائم میں بھی معتدبہ کمی واقع ہو گئی ہے۔ ان شاندار نتائج کے پیش نظر وزیر عدالت ایسے مسودات قانون تیار کر رہے ہیں جن سے ان تمام امور کو جو عدالتی کارروائی کے نظام سے تعلق رکھتے ہیں۔ بسرعت سرانجام دیا جا سکے۔

اگرچہ اس قانون کو جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ لیکن بعض جہات سے نکتہ چینی بھی کی گئی ہے۔ کیونکہ بعض اعلیٰ اخلاق کے لوگ جو کمینہ اور خسیس لوگوں کے ناپسندیدہ الفاظ کو محض شرافت کی وجہ سے نظر انداز کر جاتے ہیں۔ اس قانون کی رو سے انہیں اس امر کی رغبت پیدا ہوگی۔ کہ وہ ہر ایسی بات کے لئے جس سے توہین کا پہلو نکالا جا سکے۔ عام لوگوں کو ججوں کے سامنے گھسیٹ لایا کریں۔

ترکیہ کی معاشرتی اقتصادی اور صنعتی ترقی

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) حکومت ترکیہ نے اس ماہ کے دوران میں اعلان جمہوریت کا جو جشن منایا ہے اس کے سلسلہ میں ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ترکیہ نے اس وقت تک کون کون سے کام سرانجام دیئے ہیں۔ چنانچہ ان کا ملخص یہ ہے۔

حکومت ترکیہ نے جنگ عظیم اور جنگ بلقان کے مجاہدین کو اراضی عطا کی۔ ایران۔ قفقاز اور شام و عراق کے پناہ گزینوں کے لئے مختلف مقامات مخصوص کئے۔ دس سال کے اندر ۵۴۶ خاندانوں کو پانچ لاکھ دونم (ترکی پیمانہ اراضی) اراضی عطا کی ۱۹۲۸ء میں ترکی حکومت نے عربی حروف کی جگہ لاطینی حروف جاری کئے۔ بیشتر مقامات میں ریلوے لائن تعمیر کی گئی۔ جو ریلوے لائن غیر ملکی کمپنیوں کے قبضہ میں تھی۔ ان کو حکومت نے خرید کر آزاد کیا۔ ان کے علاوہ ترکیہ نے ملکی صنعت و حرفت کو فروغ دینے کے لئے مختلف مقامات پر کارخانے تعمیر کئے اور ساتھ ہی ترکی بنک قائم کیا۔ جس کے ذریعہ زراعت تجارت اور حرفت کو ترقی حاصل ہوئی۔

ضرورت ہے

۲۵ ایسے آدمیوں کی جو زمیندارہ کا کام کر سکیں۔ مضبوط۔ توانا صحت مند ہونے چاہئیں۔ ان کو کام سندھ میں کرنا ہوگا۔ تنخواہ فی کس عـہ ۱۲ ماہوار دی جائے گی۔ ان کے اہل و عیال گندم کٹائی اور کپاس کی چنائی میں کافی روپیہ کما سکتے ہیں۔ خاکسار۔ محمد عبد اللہ خان اف مالیر کوٹلہ ڈاکخانہ محمود آباد فارم ضلع نواب شاہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ

جلسہ سالانہ کی دیگوں کا مطالبہ پورا ہو گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالےٰ کا فضل اور اس کی بندہ نوازی ہمارے شامل حال ہے۔ کہ نظارت ضیافت کی طرف سے اسّی دیگوں کا جو مطالبہ کیا گیا تھا۔ وہ آج پورا ہو گیا۔ بلکہ پورے سے زیادہ ہو گیا۔ اور اگر یہ تحریک جاری رکھی جائے تو بہت سی دیگوں کے آنے کی امید ہے۔ اور گو ہر جلسہ پر زیادہ ضرورت ہونے کی وجہ سے دیگوں کی ضرورت باقی ہے۔ مگر صحیح اصول یہ ہے کہ جب ایک تحریک کی جائے اور وہ پوری ہو جائے تو محرک کی طرف سے شکریہ کے ساتھ یہ اعلان ہونا چاہیئے۔ کہ یہ تحریک پوری ہو چکی ہے۔ پس میں سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے محض بندہ نوازی سے اس تحریک کو پوری طرح کامیاب فرمایا۔ اور اسّی کی اسّی دیگیں ہمیں وصول ہو چکی ہیں۔

گو مجھے اس تحریک کے شروع میں قطعاً امید نہ تھی کہ یہ تحریک پوری کی پوری انجام تک پہنچے گی۔ بلکہ میں سمجھتا تھا کہ اسّی میں سے بیس کے قریب دیگیں مل سکیں گی مگر الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے محض ذرہ نوازی سے میری آواز میں اثر اور دوستوں کے دلوں میں تاثر پیدا فرمایا۔ اس کے بعد میں تمام ان دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس تحریک میں حصہ لیا۔ اور علاوہ اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر و جلسہ کے مہمانوں کو آرام پہنچایا اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے سالہا سال تک جاری رہنے والا صدقہ جاریہ حاصل کر لیا۔ میں انشاء اللہ کسی دوسرے موقعہ پر بالتفصیل معطیوں کی مکمل فہرست پیش کر دوں گا۔ اس اشاعت میں جلسہ سالانہ کی دیگوں کی سترہویں قسط کے اسماء دئے جاتے ہیں:-

جلسہ سالانہ کیلئے دیگوں کی سترہویں قسط

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنیوالے کا نام	تعداد دیگ	کس شخص کی طرف سے دیگ دی گئی	کیفیت
۶۵	شیخ عبد القادر صاحب گجرانوالہ	ایک دیگ		للعہ وصول شدہ
۶۶	مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شاہ نواز صاحب سیالکوٹ	ایک دیگ	اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ سید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نواب محمد دین صاحب کی طرف سے	،،
۶۷	،،	ایک دیگ	اپنے خسر چوہدری تاج محمد صاحب مرحوم سکنہ جیہور ضلع سیالکوٹ کی طرف سے	،،
۶۸	شہر بانو صاحبہ حیدر آباد	ایک دیگ		،،
۶۹	مریم بی بی صاحبہ خوشدامن بابو محمد ... صاحب کلرک لاہور	ایک دیگ	مریم بی بی صاحبہ کے مرحوم والدین کی طرف سے	،،
۷۰	سید شجاعت حسین صاحب شاہجہانپوری	ایک دیگ		،،
۷۱	اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب فلیمنگ روڈ - لاہور	ایک دیگ		،،
۷۲	بابو محمد حسن صاحب احمدی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر چیچو کی گڑھ	ایک دیگ	آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے	وعدہ
۷۳	ڈاکٹر لعل دین صاحب مشرقی افریقہ	ایک دیگ	اپنے والدین کی طرف سے	عنقریب بھیجنے والے ہیں
۷۴	،،	ایک دیگ	اپنے دادا دادی اور نانا نانی کی طرف سے	،،
۷۵	میاں بشیر احمد صاحب زرگون خلف میاں معراج دین صاحب	ایک دیگ	اپنی مرحومہ والدہ کرم النساء بیگم صاحبہ کی طرف سے	للعہ وصول شدہ
۷۶	مرکزی لجنہ اماء اللہ قادیان	دس دیگ		اقساط وصول ہو رہی ہیں
۷۷	حکیم محمد جمیل صاحب - لاہور	ایک دیگ		للعہ وصول شدہ
۷۸	لجنہ اماء اللہ لاہور	ایک دیگ		،،

اب اسّی دیگوں کا مطالبہ پورا ہو کر گیارہ دیگیں زیادہ ہو گئی ہیں۔ یعنی ہمارا مطالبہ اسّی کا تھا۔ مگر دیگیں اکانوے ہو گئی ہیں الحمد للہ ثم الحمد للہ

اس کے بعد میں اس تحریک کی ابتداء بیان کرنا چاہتا ہوں۔ سو یہ تحریک اس طرح پر معرض وجود میں آئی۔ کہ ۱۹۲۳ء کے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ کرتے ہوئے جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے سٹور میں تشریف لائے۔ اور یہ ذکر چلا کہ دیگوں کے مہیا کرنے پر بڑا خرچ ہوتا ہے۔ اور علاوہ خرچ کے دقت بڑی ہوتی ہے۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ کیوں نہ دیگیں اپنی خریدی جائیں اور اس کی دو صورتیں حضور نے تجویز فرمائیں۔ ایک یہ کہ ہر سال چار چار دیگیں جلسہ کے فنڈز سے خریدی جاویں۔ دوسرے یہ کہ مستطیع دوستوں میں تحریک کی جائے۔ کہ وہ ایک ایک دیگ بنوا دیں۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے ۱۹۲۴ء کے شروع میں اخبار الفضل کے ذریعہ تحریک کی۔ اس سال ۳۵ کے قریب دیگیں مہیا ہو گئیں۔ مگر یہ تحریک میری سستی اور غفلت سے جاری نہ رہی۔ پھر ۱۹۳۴ء کے آخر میں خاکسار نے دوبارہ یہ تحریک شروع کی اور اسّی دیگوں کا مطالبہ کیا۔ مگر خدا کے فضل سے اکانوے دیگیں مہیا ہو گئیں۔ پس اس تحریک کی بنیاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تجویز اور ارشاد پر قائم ہے۔ ورنہ مجھے اس تحریک کا وہم اور خیال بھی نہ تھا۔ اس لئے اوپر کے دونوں شکریہ میری طرف سے نہیں بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ نیز خاکسار تمام معطیوں کے متعلق حضور کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ حضور ان سب کیلئے دینی و دنیوی حسنات کی دعا فرماویں۔ اس ضمن میں ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل کا بھی میں مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ سے پوری طرح تعاون فرمایا۔ اور ہر قسط کو فوراً اور نمایاں جگہ میں شائع کر کے اس تحریک کو کامیاب بنایا۔ بالآخر میں یہ اعلان دہرا دیتا ہوں کہ اب یہ تحریک بند کی جاتی ہے۔ اب دوست اس تحریک میں روپیہ نہ بھیجیں۔ والسلام

ناظر ضیافت قادیان

طاقت کی گولیاں (کنگ آف ٹانکس)

(۶) کے متعلق جناب ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی فرماتے ہیں۔ میں نے کنگ آف ٹانکس پلز کے اجزاء کو دیکھا ہے۔ جو کہ قیمتی اور بہترین ادویہ کا بنایا ہوا مفید مرکب ہے۔ کنگ آف ٹانکس پلز قوت باہ اور اعصابی کمزوری کے مریضوں کو استعمال کرانے سے مفید پایا ہے

قیمت ایک ماہ کی خوراک (۶۰ گولیاں) ۶ روپے۔ علاوہ محصولڈاک:۔

ملنے کا پتہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان